السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قرآن کریم میں مکالمہ کے انداز میں گفتگو ہوئی ہے تو کیا اس میں انسان کا کلام لفظ اور معنی دونوں اعتبار سے وارد ہے یا معنی انسان کے کلام کے اور الفاظ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ہوتے ہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

مجھے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سابقہ امتوں کے حالات بیان کرتے ہوئے جو مکالمات ذکر کیے ہیں ان میں الفاظ میں اللہ تعالیٰ کے ہیں کیونکہ یہ قرآن واضح عربی زبان میں نازل ہوا ہے اور یہ معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں کے اقوال بیان فرمائے ہیں ان کی زبان عربی نہیں تھی بلکہ وہ لوگ دوسری زبانیں بولتے تھے لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ان کے اقوال کو عربی زبان میں بیان فرمایا ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اقوال کو بالمعنی بیان کیا ہے ان کے اقوال کو انہی کے اپنے لفظوں میں بیان نہیں فرمایا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص77

محدث فتویٰ